السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدھ مت سے تعلق رکھنے والی ایک تعلیم یافتہ تختو نے سات سال تک گہرائی سے اسلام کا مطالعہ کیا اور حال ہی میں مسلمان ہوگئی آج کل ہوہ بڑی سر گرمی اسلام سے اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے اور متعدد مرد اور عوتوں اس کی تبلیغ سے مسلمان ہوچکے ہیں۔ ایک بار وہ چند نو مسلم افراد کے ساتھ ایک دور دراز علاقے کے تبلیغی دورے پر تھی کہ بدھ مت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے اس سے ایک سوال کیا کہ آپ لوگ غیر مسلموں کو جہنمی کس طرح کہہ سکتے ہیں، حالانکہ اس علاقے میں ہم نے آج سے پہلے اسلام کا نام بھی نہیں سنا تھا، توکیا ہمارے باپ دادا جہنمی ہیں؟ اگر مسلمانوں نے ان تک سچا دین نہیں پہنچایا تو اس میں ان کا کیا قصور ہے؟ اس نو مسلم خاتون نے ہم سے رابطہ کیا اور وہ اس سوال کا جواب چاہتی ہے۔ سوال کرنے والا شخص بعد میں مسلمان ہوگیا تھا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان غیر مسلم کے جہنمی ہونے کا حکم اسی شرط کے ساتھ لگاتے ہیں کہ ان تک قرآن کی دعوت خودان کی زبان میں پہنچ چکی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ (الانعام ٦ ١٩

''ہم عذاب نہیں کرتے حتیٰ کہ رسول بھیج دیں۔''

لہٰذا جس غیر مسلم کو اسلام کی دعوت پہنچی ہو اور وہ کفر پر اڑا رہے وہ جہنمی ہے۔ اس کی دلیل مذکورہ بالا آیات قرآنی ہیں اور ارشاد نبوی ہے۔

(وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس مت میں سے جس یہودی یا عیسائی کو میرے (مبعوث ہونے کے) متعلق خبر مل جائے پھر وہ اس (دین) کو قبول نہ کرے جو مجھے دے کر مبعوث کیا گیا ہے، وہ (منکر شخص) جہنمی ہوگا۔''[1]

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔ جس شخص کو اس انداز سے اسلام کی دعوت نہیں پہنچ سکی کہ اس پر حجت قائم ہوجائے اس کا معاملہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس بارے میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہیں۔ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے افراد کی آزمائش کی جائے گی۔ جس نے اس وقت اللہ کے احکام کی تعمیل کی وہ جنت میں جائے گا اور جس نے نافرمانی کی، وہ جہنم میں جائے گا۔ امام بن کثیر علیہ السلام نے آیت مبارکہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (الاسراء ١٧ ١٥) کی تفسیر کرتے ہوئے یہ مسئلہ واضح کیا ہے۔ علامہ ابن قیم علیہ السلام نے اپنی کتاب ''طریق الھجرین'' کے آخر میں ''طبقات المکلفین'' کے عنوان کے تحت اس مسئلہ پر بات کی ہے۔ ہماری رائے میں مزید استفادہ کے لیء ان کتب کا مطالعہ مناسب ہوگا۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (١١٠٤٣)

---

[1] مسند احمد ج: ٢، ص: ٣١٧، ٣٥٠، ج: ٤، ص: ٣٩٦، ٣٩٨۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ١٥٣۔ مستدرک حاکم ج: ٢، ص: ٣٤٢۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم -صفحہ 100